

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسلامی تعلیمات

آسان..... تحمل..... مختصر

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر

پیرسائیں غلام رسول قاسمی قادری

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

مکتبہ رحمتہ اللعالمین

نور NIB بینک سہیلی چاند اور اسطوری والی گلی بلاک 5 سرگودھا

0300-6004816--048-3215204--0303-7931327

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ

وَالْحُزْنُ لِلَّذِیْنَ رُوِّیَ عَلٰی الْبِدَاِضِ خَلْفَهَا جَنَّتِیْنِ اَفْاَیْدُ

سورۃ العصر میں خسارے سے بچنے والے لوگوں کی تین خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔

(۱)۔ ایمان کا ایمان اور عقیدہ صحیح ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ (۲)۔ اکامل صحیح ہے وَغَمِلُوْا الصَّٰلِحٰتِ۔

(۳)۔ دوسروں کو حق اور سہر کی وصیت کرتے ہیں وَكُوْنُوْا اٰخِیَارًا بِالْاٰخِرِیْنَ وَكُوْنُوْا اٰخِیَارًا بِالْاٰخِرِیْنَ۔

حدیث جبریل میں بھی سیدنا جبریل علیہ السلام نے محبوب کریم ﷺ سے تین

سوال کیے تھے۔ (۱)۔ مجھے ایمان کے بارے میں بتائی انھیزنی غنی الایمان۔ (۲)۔ مجھے

اسلام کے بارے میں بتائی انھیزنی غنی الاسلام۔ (۳)۔ مجھے احسان کے بارے میں

بتائی انھیزنی غنی الاحسان (بخاری حدیث نمبر ۵۰، مسلم حدیث نمبر ۹۷)۔

علماء نے انہی تین چیزوں کو دین کا خلاصہ قرار دیا ہے اور اس رسالے میں انہی تین

چیزوں کو مختصر ایمان کیا جا رہا ہے۔ ۱۔ اسلامی عقیدہ ۲۔ شریعت کے احکام ۳۔ قصوف
 اے میرے بھائی! اس مختصر سے رسالہ کو اپنے مطالعہ میں رکھیے، اپنے بچوں کو
 پڑھائیے، دوسرے مسلمان بھائیوں تک پہنچائیے، ہو سکے تو اسے چھاپ کر مفت تقسیم کیجیے، خود
 اس پر عمل کیجیے اور لوگوں کو باعمل بنائیے، ہو سکے تو مسکین کو دعاؤں میں یاد رکھیے۔
 فقیر غلام رسول قاسمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۔ یہ ہے اسلامی عقیدہ

(۱)۔ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ واجب الوجود ہونے اور
 عبادت کا حق دار ہونے میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی صفات لامحدود اور ذاتی ہیں، بندوں
 کی صفات محدود اور عطائی ہیں۔

(۲)۔ ہم اللہ کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، قیامت کے دن پر اور تقدیر پر
 ایمان رکھتے ہیں اور کسی ایک نبی کی بے ادبی کو بھی کفر سمجھتے ہیں۔

(۳)۔ ہمارے نبی کریم حضرت محمد ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔ آپ ﷺ آخری
 نبی ہیں۔ آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت جاری نہیں (آیت فتح نبوت، ۲۰۰ سے لے کر احادیث،
 اجماع امت، اختلاف جلد ۲ صفحہ ۷۲۳، قرطبی جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۳، شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۶۳ وغیرہ

(۴)

(۴)۔ ہمیں ہر وہ عقیدہ پسند ہے جس سے محبوب کریم ﷺ کی شان بڑھے اور دلوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پیدا ہو۔

(۵)۔ انبیاء علیہم السلام کے بعد روحانی طور پر سب سے بڑا تہ سیدنا صدیق اکبر کا ہے، پھر سیدنا عمر فاروق کا، پھر سیدنا عثمان غنی کا اور پھر سیدنا علی المرتضیٰ کا رضی اللہ عنہم۔ اس پر کثرت سے آیات و احادیث وارد ہیں اور تمام صحابہ اور پوری امت کا اس پر اجماع ہے (سورۃ حدید: ۱۰، سورۃ النمل: ۱۷، بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۱۶، ۹۳، مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۷۳، ۴، شرح نووی جلد ۲ صفحہ ۲۷۲، بیہقی جلد ۱ صفحہ ۵۶، تاریخ الخلفاء صفحہ ۷۳، شرح فتاویٰ اکبر صفحہ ۶۱، المجلدات والجمہور صفحہ ۷۳، ازادۃ الخلفاء جلد ۱ صفحہ ۱۱، مراسم الکلام صفحہ ۶۳ وغیرہ)۔

(۶)۔ ہم نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کا ادب کرتے ہیں اور کسی ایک کی بے ادبی کو بھی ایمان کے لیے مہلک سمجھتے ہیں۔

(۷)۔ اہل بیت میں نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات سرفہرست شامل ہیں (قرآن سورۃ احزاب: ۳۳)۔ آپ ﷺ کی چار شہزادیاں حضرت رقیہ، حضرت زینب، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ الزہراء (الہم الاوسط للطہراتی حدیث نمبر ۱۳۶۳، الہم الکبیر للطہراتی حدیث نمبر ۱۱۹۴، مجمع الزوائد حدیث نمبر ۱۵۲۴۳، میرت ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۱۹۰، اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۴۳۵)۔ ان کے علاوہ سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا امام حسن، سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہم بھی اہل بیت میں شامل ہیں (مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۸۳)۔

(۸)۔ صحابہ کرام کے درمیان ہونے والی جنگوں اور غلط فہمیوں کو ہم اللہ کے پیرو کرتے ہیں، ہم ان سب کا ادب کرتے ہیں اور انہیں اچھے لفظوں سے یاد کرتے ہیں۔

(۹)۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور فقہاء (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۳۱) حضور ﷺ نے

فرمایا: اے اللہ اسے ہدایت والا اور ہدایت دینے والا بنا (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۳)۔ ان کی ہمیشہ حضرت امام حبیبہ حضور ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ آپ کا تہ و مجاہد ہیں۔ ہم انکا بھی ادب کرتے ہیں۔

(۱۰)۔ بڑا ایک برا آدمی تھا اور واقعہ کر بلا میں سید امام حسین علیہ السلام پر تھے۔

(۱۱)۔ محدودیت اور حیسانیت دونوں انتہا پسند ہیں جبکہ اسلام ان کے درمیان راوا اعتدال پر ہے۔ اسی طرح خارجی اور رافضی بھی انتہا پسند ہیں جبکہ اہل سنت ان کے درمیان راوا اعتدال پر ہے۔ یہی طبقہ نجات پالنے والا ہے غانا علیہ و أصحابہ، وھبی الجھناغہ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۹۳)۔ سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ ہم سے بغض رکھنے والے پر بھی لعنت بھیج اور حد سے زیادہ محبت رکھنے والے پر بھی لعنت بھیج (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۵۰)۔

(۱۲)۔ امیر ابو امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل علیہم السلام میں سے کسی نہ کسی کی تقلید لازم ہے۔ انکی تقلید کرنے والے اہل سنت ہیں۔ یہی سواد اعظم ہے (مقدمہ جلد ۳۳) اور سواد اعظم سے نکلنے والا عجم کی طرف جاتا ہے (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۳۹)۔

(۱۳)۔ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور دلیلوں کی کلمات حق ہیں۔

(۱۴)۔ حضور کریم ﷺ جسم سمیت معراج شریف کے لیے آسمانوں پر تشریف لے گئے تھے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۴۸، مسلم جلد ۱ صفحہ ۹۱، و علیہ انکفوا الناس و معظم السلف و غافۃ الشانجرین من الفلقی و النخلین و الشکلیین (شرح النووی جلد ۱ صفحہ ۹۱)۔

(۱۵)۔ جنت اور دوزخ حق ہیں (البقرہ: ۲۴، ۲۵)۔

(۱۶)۔ عذاب و ثواب قبر حق ہے اور مردے سنتے ہیں (قرآنی آیات، بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۸۳، مسلم جلد ۱ صفحہ ۷، مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۸)۔

(۱۷)۔ قیامت کے دن انبیاء، علماء، اولیاء اور شہداء بڑے مان اور بھروسے کے ساتھ اللہ کے

انہوں سے شفاعت فرمائیں گے۔

(۱۸)۔ میت کے لیے دعا اور اسے ایصال ثواب کرنا جائز ہے (قرآنی آیات، بے شمار احادیث اور کتب عقائد مثلاً شرح فقہ کبیر صفحہ ۷۹، ۸۰، ۹۳، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۲۹)۔

(۱۹)۔ شریعت کے چار ماخذ ہیں۔ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس۔ اجماع حجت شرعی ہے (آل عمران: ۱۱۰، النساء: ۱۱۵)۔ صحابہ کے قطعی اجماع کا منکر کا فر ہے۔

(۲۱)۔ اسلامی حکومت کا سربراہ شریعت کے مطابق مقرر کرنا واجب ہے (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۲۸)۔

(۲۲)۔ امراء یعنی سربراہان مملکت کا قریش میں سے ہونا ضروری ہے (الأنف از اجماع من قریش بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۵)۔

(۲۳)۔ قیامت کی کتابیں حق ہیں، مثلاً عظم کا انھو جانا (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۸)، اہل نحرانوں کا آ جانا (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۳)، گانے والی عورتوں کا لٹکانا وقف اور باسے عام ہو جانا، بعد والوں کا انگوں پر لعنت بھیجنا (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۳۳)، سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا ظہور (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۷۴)، دو جال کا لٹکانا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا، یاجوج ماجوج کا لٹکانا (مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۹۳) وغیرہ مان سب پر ہمارا ایمان ہے۔

2۔ یہ ہے پوری شریعت کا خلاصہ

انسان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی مہادت اور اس کی معرفت ہے۔ شریعت کے چار ماخذ ہیں۔ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس۔ پوری شریعت کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیے، اسے قرآن، حدیث، اجماع اور بے شمار فقہی کتابوں سے حیار کیا گیا ہے:

(۱)۔ ہر ماقل بالغ مسلمان پر شریعت کے احکام لاگو ہو جاتے ہیں۔ اگر بالغ بولنے کی کوئی کتابی ظاہر نہ ہو تو مرد پندرہ سال کی عمر میں اور عورت تیرہ سال کی عمر میں بالغ سمجھی جاتی ہے۔

(۲)۔ مسلمان پر لازم ہے کہ پاکی پلیدی کے مسائل، استنجا، وضو اور غسل کو اچھی طرح سمجھے۔ یہ ایسے معروف مسائل ہیں کہ ہر ماں اپنی بیٹی کو اور ہر باپ اپنے بیٹے کو اور ہر بڑا اپنے سے چھوٹے کو سمجھا سکتا ہے۔

(۳)۔ پانچ وقت کی نماز ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(۴)۔ رمضان شریف کے روزے رکھنا بھی فرض ہے۔

(۵)۔ امیر آدمی پر ہر سال ایک مرتبہ زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ قربانی اور فطرانہ واجب ہیں۔

(۶)۔ جو شخص طاقت رکھتا ہو اس پر زندگی میں ایک بار حج فرض ہے۔ حج کے بعد حبیبہ کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونا لازم ہے اور وہاں نہ جانا بے وفائی اور بد نصیبی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی، نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا (بخاری جلد ۱، ص ۶، مسلم جلد ۱، ص ۳۲)۔

(۷)۔ بالغ لڑکے یا لڑکی کے والدین یا اولیاء کو چاہیے کہ اس کی شادی کروینے میں جلدی کریں۔ اگر نو جوانوں کے پاس نکاح کی استطاعت نہ ہو تو انہیں چاہیے کہ روزے رکھیں، اس طرح نفس قابو میں رہتا ہے۔

(۸)۔ طلاق دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے، لیکن بعض مصلحتوں کے پیش نظر شریعت نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ ایک ہی بار تین طلاقیں دے دینے سے تینوں واقع ہو جاتی ہیں، خواہ غصے میں دی جائیں یا غصے کے بغیر۔ طلاق شدہ عورت کی عدت تین حیض ہے۔ بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ حاملہ کی عدت بچے کی پیدائش تک ہے۔ مرنے والے کی میراث شریعت کے اصولوں کے مطابق تقسیم کرنی چاہیے اور علماء سے جا کر پوچھ لینا چاہیے۔

(۹)۔ جہاد فرض کفایہ ہے۔ اس کا انکار کفر ہے۔ اسلامی حکومت جسے ہم دے اس پر فرض ہیں ہے۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے پر دین کی بھلا کا دارومدار ہے۔ اگر کوئی شخص بھی دین

کی اصلاح نہیں کرے گا تو ہماری امت گمناہکار ہوگی۔ اپنے ماتحتوں کو تبلیغ کرنا فرض بھی ہے۔ سب سے پہلے اپنی اصلاح، اس کے بعد دوسرے مسلمانوں کی اصلاح، اس کے بعد دنیا کے کونے کونے تک پیغام مصطفیٰ پہنچانا اپنی زندگی کا منظور بنا لیجیے۔

(۱۰)۔ حق، بیڑی، سگریٹ اور نسوار سے بچیں۔ شراب نوشی، ہرنشہ، فلم سینما، جھوٹ، غیبت، جھوٹ، سود، رشوت، غصب اور حق تلفی حرام ہیں۔ چوری، ڈاکہ، زنا اور قتل بڑی بھیا تک چیزیں ہیں۔ خرید و فروخت میں ایمان داری اور صاف گوئی سے کام لینا چاہیے۔

جس کی نیت میں خیر ہو وہ بڑی آسانی سے اپنی ضرورت کے مسائل معلوم کر کے ان پر عمل پیرا ہو سکتا ہے۔ معاشرے کے ذمہ دار لوگ ہر وقت ایسے مسائل بتانے کو تیار ہیں۔ ہم نے اپنی کتاب المسند ضابطہ حیات میں زندگی کے تقریباً ہر شعبے سے متعلق تفصیل سے لکھ دیا ہے۔

(۱۱)۔ ہر مسلمان ماں، بہن، بیٹی سے بھی درخواست ہے کہ نماز پڑھیں، روزے رکھیں، شریعت کی پابندی کریں، پردہ کریں، تنگ اور باریک لباس مت پہنیں، بچوں کی اچھی تربیت کریں، آپ نماز پڑھیں گی تو بچے بھی آپ کو دیکھ کر نماز پڑھیں گے۔ رات کو جلدی سو جائیں، صبح کو جلدی اٹھیں۔ گھر کو صاف ستھرا رکھیں، مہمان نواز بنیں۔ پڑوسیوں کے حقوق کا خیال رکھیں، دشوہر کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں، ایسا نہ ہو کہ وہ آپ سے چوری چوری اپنے رشتہ داروں کے ساتھ بدتماشی کرنے پر مجبور ہو جائے۔

نوجوان بیٹا اور بیٹی اپنے بڑوں کا احترام کرو، ماں باپ کا کہا مانو، اس عمر میں عبادت کر لو، جوانی میں تو بہ کرنا بڑی خوش نصیبی کی بات ہے، فی وی کیبل پر گندگی دیکھنے سے تو بہ کر لو، ماں باپ اور گھر والوں کے صلاح مشورے کے مطابق شادی کرو۔ اپنی پسند کی شادیاں کرنے والوں کو ہم نے بعد میں پہچانتے دیکھا ہے۔ اچھی محافل میں جایا کرو، اپنے نبی کریم ﷺ سے محبت کرو، دین کا علم حاصل کرو اور اس پر عمل کرو۔ غصے پر قابو رکھو، کسی پر حسد نہ کرو، ریا کاری سے بچو، تکبر مت کرو، دوسروں کو اپنے سے کمتر سمجھو، دوسروں کے بارے میں اچھا گمان کرو۔

(۱۳)۔ محافل میلاد منہج کرنا مستحب ہے اور ان میں نعت پڑھنا عظیم سعادت ہے۔ لیکن ایسی محافل میں خلاف شرع کلام پڑھنا یا رقص کرنا حرام ہے۔ میلاد اسلام اگر خود لفظی کرے تو محام الناس کا بے تحاشا نقصان ہو جاتا ہے۔ نیک لوگوں کی لغزش دین کو تباہ کر دیتی ہے۔

(۱۴)۔ ہر نماز کے بعد اللہ کریم جل شانہ کا تھوڑا بہت ذکر ضرور کریں۔ خصوصاً صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے ذکر اور رود کی کثرت کریں۔ ان دونوں وقتوں میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دریا بہا دیتا ہے۔

سب سے افضل ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔ سب سے افضل استغفار یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَهَبْتَ لِيْ ذٰلِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَىٰ عَهْدِكَ
وَعَدِكَ خَاسِعٌ خَاسِعٌ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ اَبُوْى لَكَ بِمَغْتَبِكَ عَلٰى اَبُوْى
يَدْنِيْ لِمَا طَعَنَ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْلِبُ الذُّلُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَيْنى اے اللہ تو میرا رب ہے، میرے سوا کوئی
معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، اور میں تیرا بندہ ہوں، اور جس قدر مجھ سے ہو سکا ہے میں تیرے
عہد پر ہوں اور تیرے وعدے پر ہوں، جو کچھ میں نے کیا اس سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اپنے
لو پر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، بے شک تیرے
سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۳۳)۔

درد و شریف ایمان و عقیدہ ہے جو گمراہوں کے لیے ہدایت، دیکھوں کے لیے راحت،
گناہگاروں کے لیے بخشش کا ذریعہ ہے، تمام دعاؤں کی جگہ اگر درد و شریف ہی پڑھ لیا جائے تو
کافی ہو جاتا ہے۔ ایک زبردست درد و شریف یہ ہے: جِزْىَ اللّٰهِ تَعَالٰى غَفَا سَهْبًا فَاَحْفَدَا
هٰذَا اَهْلُهُ اَيْنى اے اللہ ہماری طرف سے ہمارے آقا محمد ﷺ کو اتنا اجر عطا فرما جس کے وہ اہل
ہیں۔ اس کے علاوہ اَلصُّلُوْا وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَيِّدِنَا مُحَمَّدُ، درد و ایمان بھی اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَوَالَا فَاَحْفَدَا وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَ نَوَالَا فَاَحْفَدَا وَ نَارِکَ وَ سَلِّمْ سب درد و
شریف پسندیدہ ہیں، جو چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ رِنِّنا اِنِّنا فِی الدُّنْیا حَسَنَةً وَ فِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنّا عَذَابَ النَّارِ یعنی اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی نیکی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۳۵)۔

آداب زندگی

ہر وقت با وضو رہیں، وضو مومن کا محافظ ہے۔ پانچ وقت کی نماز باجماعت پڑھیں، ہر وضو کے ساتھ سواک کریں۔ لباس سنت کے مطابق پہنا کریں اور اسے صاف ستھرا رکھیں۔ سب سے پسندیدہ لباس سفید ہے۔ حضور کریم ﷺ کو سب سے زیادہ پسند یہی کی بہڑ چادر یا سرخ دھاریوں والی چادر تھی، جسے خبرہ کہتے تھے (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۶۵، مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۹۳)۔ حتیٰ کہ جب آپ ﷺ کا رسال شریف ہوا تو آپ ﷺ پر یہی یعنی چادر ڈالی گئی تھی (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۶۵، مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۰۶)۔ دایمی شریف سنت کے مطابق ایک مٹھی رکھیں (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۷۵)۔ ہاتھوں پر خوب تیل لگا لیا کریں اور کپڑوں پر خوشبو لگا لیا کریں۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے اُمدد رکھیں اور پڑھیں اَللّٰهُمَّ افْضِلْ لِیْ اَنْوَ ابَ وَ حَسَنَکَ۔ نکلنے وقت بائیں پاؤں باہر رکھیں اور پڑھیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْلِکَ مِنْ فَضْلِکَ، طہارت خانے میں جاتے وقت الٹا پاؤں اُمدد رکھیں اور باہر ہی یہ دعا پڑھ لیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبْثِ وَ الْخَبَائِثِ، نکلنے وقت دایاں پاؤں باہر رکھیں اور پڑھیں غُطِرَ اَنْکَ الْخُسْفُ بِمَا اَلَّذِیْ اَذْهَبَ غُصَّی الْاَذَى وَ غَاطَبَیْ۔

کھانا کھانے، پانی پینے اور ہر نیک کام کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں۔ پانی تین سانس میں پیا کریں۔ کھانا کھاتے وقت ایک گھڑا کھڑا کرنا، اکڑوں دھونا، اُتھیا کی طرح بیٹھنا سب درست ہے۔ مجبوری کی حالت میں آلتی پالتی مارا بھی جائز ہے۔ اپنے سامنے سے کھانا کھائیں۔ جہاں تک ہو سکے کچھ سے گریز کریں، روٹی دونوں ہاتھوں سے توڑیں، اچھا اچھا کھانا

دوسرے بھائیوں کو پیش کریں۔ روٹی کے ٹکڑے کر کے خود بے میں ملا کر شید بنا کر کھانا بڑی پسندیدہ سنت ہے۔ دودھ، گجور، شہد اور کدو شریف کو پسند کریں۔ کھانا کھا کر انگلیاں پاٹ لیں۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوئیں۔ کھانا کھا کر پڑھیں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ**۔ پانی، روٹی، فروٹ ہر نعمت کو کھانے پینے کے بعد **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** پڑھیں۔ اگر کسی آدمی نے کھلا یا چلا یا ہتھو اس کا شکریہ ادا کریں۔

سوتے وقت تین تین سلامتی سر۔ لگائیں، تازہ دھو کر کے داغیں کروٹ لیں اور یہ دعا پڑھیں **اَللّٰہُمَّ بِاَمْنِیْکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیَیْ۔ صبح کو اٹھیں تو یہ دعا پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْبَانَا بِعَدُوِّہِ اَعَانَنَا وَ اَلٰہِہِ النَّشُوْرَ، اِنَّا بِسُحُوْرِہِ لَمِیْثِیْن**۔

جوتا پہلے دائیں پاؤں میں بچھیں، اتار تے وقت پہلے بائیں جوتا اتاریں۔ حمامہ کھڑے ہو کر ہاتھ دھو کر کریں۔ سنگھنی بیٹھ کر کیا کریں اور روزانہ کیا کریں۔ لباس پہن کر پڑھا کریں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَخْسَاہِیْ مَا اُوْرِیْ بِہِ غُوْرِہِیْ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَشْفٰہِیْ شِیْءَہِیْ**۔ پڑھا کریں **اَللّٰہُمَّ مَخْسَاہِیْ اَنْتَ عَسَمْتَ خَلْقِیْ لَمْ یَخْبِیْ خَلْقِیْ۔**

چھیک آئے تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** پڑھیں، دوسرا بھائی چھیک پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** پڑھے تو آپ **یٰرَ عَسَمْتَ اَللّٰہُ پڑھیں، بھائی آئے تو لَا خَوْلَیْ وَلَا قُوْفَ اِلَّا بِاللّٰہِ** پڑھیں۔

ہر چیز لیتے اور دیتے وقت دایاں ہاتھ استعمال کریں۔ مسلمان بھائیوں کو سلام کہنے میں ہلک کریں، دونوں ہاتھ گرم جوشی سے ملائیں۔ دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھیں۔ کسی کو حقیر نہ جانیں، اپنے اخلاق اچھے رکھیں۔ سنجیدگی اختیار کریں، کسی کارازہ دوسروں کو مت بتائیں ورنہ شائد کا مجرم بننے کے علاوہ ساتھیوں کی نظروں سے بھی گر جاؤ گے۔ کم کھانا، کم پولنا اور کم سونا اپنی عادت نہ بنائیں۔ ہر کسی کی خدمت کریں۔ اللہ کی مخلوق پر مہربانی کریں۔ بری صحبت سے بچیں۔

اہل سنت و جماعت کے علاوہ باقی تمام مذاہب اور ان کے باطل عقائد سے دور

رہیں۔ دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ غزین فیضان، المسجد، مضابطہ حیات، اسرار السلوک اور ماہنامہ رسالہ رحمتہ للعالمین اپنے مطالعہ میں رکھیں۔

ہمت والے فقیر تجھ پر ہیں تو کیا ہی بات ہے کم از کم دور رکھت اور نہ زیادہ سے نہ زیادہ بارہ رکعت، اسی وقت گیارہ تسبیح اور دو تہی بھی پڑھیں۔ درود تہی یہ ہے اسے نہ بانی یاد کر لیں:

صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھے صحت فرمائیں۔ فرمایا: میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ چیز تمام معاملات کی ذمہ داری ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: قرآن کی تلاوت اور اللہ عزوجل کا ذکر لازم پکڑ، یہ تیرے لیے آسان میں ذکر کا سبب ہے اور دشمن میں تیرے لیے غور ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: تو تک خاموش رہا کرو۔ یہ چیز شیطان کو ہانکنے والی ہے اور تیرے دینی معاملات میں تیری مددگار ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچو نہ زیادہ غمی دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کا نور ختم کر دیتی ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: حق کچھ خواہ کڑوا ہو۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے مت ڈرو۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: جو کچھ تو اپنے پارے میں جانتا ہے وہ تجھے لوگوں کے خلاف بولنے سے روک دے رکھے (شعب الایمان حدیث نمبر: ۴۹۳۲)۔

3۔ یہ ہے تصوف کا خلاصہ

تصوف کا معنی ہے پاکیزگی اور صفائی اختیار کرنا۔ قرآن شریف میں اس کا ہم معنی اور مترادف لفظ تزکیہ استعمال ہوا ہے۔ تصوف کا موضوع توحید ہے۔ تصوف اخلاص سکھاتا ہے اور ہر عمل میں خلوت پیدا کرتا ہے۔ تصوف کی راہ پر چلنے کے لیے مرشد کامل کے ہاتھ پر بیعت کرنا

ضروری ہے اور جو شخص مرشد کے بغیر اس راہ پر چلتا ہے وہ شیطان کا شکار بن جاتا ہے۔ مرشد میں چار شرائط کا پایا جانا ضروری ہے: اس کا عقیدہ صحیح ہو اور وہ خالص اہل سنت ہو، وہ عالم ہو، وہ با عمل ہو اسے اس کے مرشد نے اجازت دی ہو۔ ایسا مرشد جب کسی کو بیعت کرتا ہے تو اسے خاص وظیفہ اور سستی دیتا ہے۔ ہمارے سلسلہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ کا پہلا سستی یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

طریقۃ الذکر بالجہر القادرین والنقشبندیۃ

نماز مغرب یا عشاء کے بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھیں۔ پھر ایک بار الحمد شریف، تسبیح سمیت گیارہ بار سورہ اخلاص اور تین بار درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب حضور محبوب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کریں، تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، اولیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، اپنے سلسلے کے تمام مشائخ خصوصاً پیر و تکبیر محبوب سبحانی و نقشب رہانی حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور تمام اہل اسلام کو اس کا ایصال ثواب کریں۔ قبلہ رخ بیٹھ کر اپنے مرشد کی صورت کو حاضر کریں اور نہایت اطمینان سے ذکر شریف شروع کریں۔ لا اِلهَ سِوَاکَ رَبِّیْ سے قلب میں سے غیر کی الٹی سیدھے کندھے کی طرف کریں، خیال کے ساتھ دل میں سے ریا کاری، تکبر، حسد، لالچ اور خوف وغیرہ کو باہر نکال کر سیدھے کندھے کی طرف چپک دیں اور سیدھے کندھے سے قلب کی طرف اِلَّا اللّٰہ کے ساتھ ایک اللہ جل شانہ کا اثبات کریں گویا اللہ جل شانہ کا نور سیدھے کندھے سے آپ کے سینے کو روشن کرتا ہوا قلب میں داخل ہوا۔

لا اِلهَ اِلَّا اللّٰہ 100 مرتبہ آخر میں ایک مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ﷺ

اِلَّا اللّٰہ 100 مرتبہ آخر میں ایک مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ﷺ

اللّٰہ ھُو 100 مرتبہ آخر میں جَلَّ جَلَالُہ پڑھیں

ھُو 100 مرتبہ

ذکر کی مذکورہ بالا چار تہذیبات مکمل کرنے کے بعد آخر میں مراقبہ کریں یعنی آنکھیں بند کر کے گردن کو قلب کی طرف جھکا کر قلب میں سے اللہ اللہ کی آواز سنیں۔ دس منٹ مراقبے کے بعد گیارہ مرتبہ دود شریف پڑھ کر دعا کریں۔

ذکر ایک پودا ہے جسے مرشد نے آپ کے دل میں لگایا ہے، مرشد کا تصور کرنا ایسا ہے جیسے اس پودے کو پانی دینا، پھر بھائیوں کے پاس بیٹھنا ایسا ہے جیسے پودے کو گواہی کرنا۔ یہ کل تین چیزیں ہوں گی: ذکر، مرشد کا تصور اور پھر بھائیوں میں بیٹھنا۔

آداب مریدی

- (۱)۔ اپنے مرشد سے بے پناہ محبت رکھیں۔ طریقت کا دار و مدار مرشد کی محبت پر ہے۔ اپنی شمع کا پردہ نہ بنیں اور یہ یقین رکھیں کہ اگر جان بھی اس کی راہ میں چلی جائے تو عسارے کا سودا نہیں۔
- (۲)۔ اپنے مرشد کریم کے علاوہ کسی دوسرے بزرگ سے کوئی لالچ نہ رکھیں، نہ کسی کا بتایا ہوا وظیفہ کریں اور نہ اپنے مرشد سے بڑا بزرگ اس دنیا میں کسی کو سمجھیں البتہ ادب سب کا کریں اور اگر کہیں سے فیض ملے تو اسے اپنے ہی مرشد کا فیض سمجھیں۔ (۳)۔ جو مرشد کریم کہیں وہ کریں جو مرشد کریم خود کریں اس پر عمل نہ کریں۔ بعض اوقات مرشد اپنے مقام اور مرتبے کے لحاظ سے ایسا کام کرتا ہے جس کا کرنا مرید کے لیے ذہرِ قاتل ہے۔ (۴)۔ مرشد کریم کے پاس ادب سے نہیں، آپس میں پھر بھائی مرشد کریم کی موجودگی میں باتیں نہ کریں اور نہ آپس میں مصافحہ وغیرہ کریں۔ (۵)۔ مرشد کریم کے سامنے وظیفہ نہ کریں نہ ہی نوافل پڑھیں بلکہ یہ وقت مرشد کریم کی صورت کو دیکھتے رہنے میں گزاریں، مرشد کریم کی صحبت کو قیمت جانیں۔ (۶)۔ مرشد کریم کے بیٹھنے کی جگہ کی طرف پاؤں نہ پھیلائیں خواہ مرشد کریم موجود نہ ہوں، نہ ہی اس طرف

تھوکیں، مرشد کریم کے جسم پر مرید کا سایہ نہ پڑے، مرشد کریم کا ہاتھ روم استعمال نہ کریں۔
 (۷)۔ مرشد کریم کی کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اپنے فہم کا تصور سمجھیں اور قصہ سیدنا موسیٰ و خضر
 علیہما السلام کو یاد کر لیں، مرشد کریم پر کبھی اعتراض نہ کریں خواہ مرشد کریم کا کوئی کام بظاہر غلط
 معلوم ہوتا ہو، مرشد کریم کی خطا مرید کی نیکی سے بہتر ہے۔ (۸)۔ اپنے مرشد کریم کی تعلیمات
 پر بھائیوں تک پہنچائیں، مگر ان کی سمجھ سے بالاتر بات نہ کریں۔ (۹)۔ اپنا حال (خواب و
 مراقبہ وغیرہ) اپنے مرشد کریم سے عرض کریں۔ (۱۰)۔ اپنے مرشد کریم سے خواہ خواہ سوال نہ
 کریں البتہ اگر مرشد کریم سوالات کرنے کی اجازت دیں تو کوئی حرج نہیں، لہذا کلام نہ کریں،
 وحشی آواز میں بات کریں، طریقت کی راہ پر استقامت اختیار کریں خواہ کچھ طے یا نہ طے، مرشد
 کریم، رسول کریم ﷺ اور اللہ کریم جل شانہ کا ورد نہ چھوڑیں۔ (۱۱)۔ اگر مرشد کریم ناراض ہو
 جائیں تو انہیں راضی کیے بغیر مرید کو بچھن نہ آئے، فوراً معافی کا طلب گار ہو، خواہ ہمارا شک کی سبب
 مرید کے نزدیک معقول نہ ہو۔ (۱۲)۔ ہر بھائی میں اپنے مرشد کو دیکھیں اور اس کا احترام
 کریں۔ (۱۳)۔ تمام مسلمانوں خصوصاً بھائیوں کی خیر خواہی کریں، تمام اولیاء اللہ، سادات
 کرام، مریدوں، ماں باپ اور اساتذہ کا ادب کریں۔

آداب مریدی کو ہم نے قرآن شریف، احادیث مبارکہ، حضرت ابو طالب کی رحمۃ
 اللہ علیہ کی کتاب آداب المریدین، امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانوار القدسیہ اور فتاویٰ
 رضویہ جلد ۹ صفحہ ۱۶۲ سے اخذ کیا ہے۔

تصوف پر قیمتی ارشادات

(۱)۔ اللہ کریم جل شانہ فرماتا ہے: ایمان والے اللہ سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں (البقرۃ

(۱۶۵)۔

نیز فرماتا ہے: فرمادیجیے، بے شک میری نماز اور میرا حج (سب عبادات) اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کے لیے ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا (انعام: ۱۶۲)۔

نیز فرماتا ہے: یقیناً کامیاب ہو گیا جس نے ظس کو پاک کیا (القصص: ۹)۔

(۲)۔ حضور محبوب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو، اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۲)۔

نیز فرمایا: اللہ کی طرف متوجہ رہو، تو اسے اپنے سامنے پائے گا، آسانی کے دنوں میں اللہ کو پہچان لو، تجھے شدت کے دنوں میں پہچانے گا، جان لو کہ جو کچھ تجھ سے چھوٹ گیا وہ حیرے نصیب میں ہی نہ تھا، اور جو کچھ تجھے مل چکا وہ تجھ سے چھوٹ نہیں سکتا تھا، اور جان لے مدد مہر کے ساتھ ہے، اور کٹائش کرب و مصیبت کے ساتھ ہے، اور آسانی مشکل کے ساتھ ہے، اِنِّ الْقَزَجَ فِی الْکُزْبِ وَ اِنِّ فِی الْفُسْرِ یُسْرٰی (مسند امام جلد ۱ صفحہ ۳۰۰، ریاض السالین صفحہ ۴۱)۔

نیز فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو جیسے تم ملک بدر ہو یا مسافر ہو اور اپنے آپ کو قبروں والوں میں شمار کرو۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب صبح کو اٹھو تو شام کا انتظار نہ کرو اور جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو، بیماری سے پہلے اپنی صحت سے فائدہ اٹھا لو، اور موت سے پہلے اپنی زندگی سے فائدہ اٹھا لو، تجھے کچھ پتا نہیں کہ کل تمہارا کیا نام ہو گا زندہ یا مرد (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۹، بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۳۹)۔

نیز فرمایا: دنیا سے بے نیاز ہو جا، اللہ تجھ سے محبت کرے گا، جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے پردہ ہو جا، لوگ تجھ سے محبت کریں گے (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

صفحہ ۴۲۲)۔

(۳)۔ سیدنا حضرت علیہ السلام نے فرمایا: لَا تَطْلُبُ الْعِلْمَ لِلْخِزْيَةِ بَدُوْا فَطَلَبُهُ لِقَعْنَى بِهِ عِلْمُ اسے حاصل نہ کرو کہ تقریر کرو گے، بلکہ اسے حاصل کرو کہ عمل کرو گے (بخاری جلد ۳ صفحہ ۷۷۷)۔

(۴)۔ سیدنا صدیق اکبر علیہ السلام نے فرمایا: میں قرآن کی صرف تین آیتوں میں مشغول رہا ہوں۔

وَإِنِ يُنْسَنِكِ اللَّهُ بِعُتُوِّكَ فَلَا تَكْخِشْ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرْزَقْ بِكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَازِقَ إِلَّا اللَّهُ یعنی اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی دکھ پہنچائے تو اسے اس کے سوا کوئی دینا نہیں سکتا، اور اگر وہ میرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو کوئی رو نہیں کر سکتا (یونس: ۱۰۷)۔

اس آیت سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اگر اللہ مجھ سے بھلائی کرنا چاہے گا تو اسے کوئی روک نہیں سکتا اور اگر وہ مجھے دکھ دینا چاہے گا تو اس کے سوا کوئی دوسرا سے روک بھی نہیں کر سکتا۔

فَاذْكُرُونِي اذْكُرْتُمْ یعنی تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا (البقرہ: ۱۵۲)۔

چنانچہ میں ہر دن اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لگ گیا اور باقی تمام اشیاء کی یاد کو چھوڑ دیا۔

وَ عَامِلٌ ذَا آتِيهِ الْاَوْْھَابُ الْاَعْْلٰی اللَّهُ رَزَقَهَا یعنی زمین میں جو پلٹے پھرنے والا جانور ہے اس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے (حمود: ۶)۔

لہذا کی قسم جب سے اس آیت کو پڑھا ہے میں روزی کمانے کے ارادے سے کبھی کہیں نہیں گیا۔

آپ نے فرمایا: الْعِجْزُ عَنْ ذَوِّكَ الْاَفْوَكَ اَفْوَكَ یعنی اللہ کی پہچان سے عاجز آ جانا پہچان ہے (رسائل ابن عربی صفحہ ۱۹۳، کتاب الطبع صفحہ ۱۹۹)۔ یہ جملہ بہت گہرا ہے۔

آپ دعا فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنْسُطِرْنِیْ الدُّنْیَا وَ اَرْزُقْنِیْ فِیْہَا یعنی اے اللہ میرے لیے دنیا کھول دے اور مجھے اس سے پرہیز کرو (کشف المحجوب صفحہ ۶۸)۔

(۵)۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے فرمایا: **زَجَمَ اللَّهُ عَبْدًا وَفَعَّ إِلَى غُلَظِهِ** یعنی اللہ اس شخص پر دم کرے جو مجھے میرے محبوب بتائے (کتاب الصلح صفحہ ۲۰۰، تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۰۱)۔
 نیز فرمایا: اگر قیامت نہ ہوتی تو دنیا کا نقشہ کچھ اور ہی ہوتا (کتاب الصلح صفحہ ۲۰۰)۔

(۶)۔ ایک بار حضرت عثمان ؓ اپنے باغ سے اپنے صحن کا گٹھا خود اٹھا کر لائے حالانکہ ان کے پاس کئی غلام تھے۔ کسی نے ان سے کہا: آپ نے اپنے کسی غلام کو کیوں نہ اٹھانے کو کہا؟ جواب دیا: میں کسی غلام کو بھی کہہ سکتا تھا، مگر میں یہ آزارناک چاہتا تھا کہ آیا یہ کر سکتا ہوں کہ نہیں، یا میرا غصہ اسے پسند کرتا ہے کہ نہیں (الصلح صفحہ ۲۰۳)۔

(۷)۔ حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے فرمایا: اللہ اس بندے پر دم کرے جس نے اپنی گفتگو کو ترک کر دیا، خاموشی کو نگر بنایا، نگاہ کو عبرت بنایا، حرکت کو مہارت بنایا اور لوگ انکی زبان اور ہاتھ سے ﷺ رہے۔ (الصلح صفحہ ۲۰۹)۔ نیز فرمایا: اپنے اہل و عیال میں مصروف رہنا خیر اسب سے بڑا مشغلہ نہ بن جائے، اگر تیرے اہل و عیال اللہ کے دلیوں میں سے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے دلیوں کو ضائع نہیں کرتا، اور اگر وہ اللہ کے دشمن ہیں تو اللہ کے دشمنوں سے تجھے کیا غرض (کشف المحجوب صفحہ ۷۲)۔

(۸)۔ سیدنا غوث اعظم قدس سرہ نے فرمایا: ایسی مشکلات اور مصیبتیں جن کا حل نہ بندے کے اپنے پاس ہو اور نہ اس کے دوستوں کے پاس ہو، بندے کو اللہ کے ساتھ جوڑنے کا بہترین ذریعہ ہیں (فتوح الغیب مقالہ: ۳)۔ نیز فرمایا: **أَطْلَبُوا مِنَ اللَّهِ غَوْزًا وَجَلَّى إِلَهُ حَضَاوُ الْفَنَاءِ** یعنی اللہ تعالیٰ سے یا تو رضا مانگو یا پھر نیا مانگو (فتوح الغیب مقالہ: ۵۳)۔

(۹)۔ حضرت امام فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قیلولہ کرنا سنت ہے، اس سے تھپ پڑھنے میں

مذہبی ہے جیسا کہ سحری کا کھانا دن کے روزے میں عودتا ہے (احیاء العلوم صفحہ ۳۲۰)۔

(۱۰)۔ حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شریعت اور طریقت دونوں میں رقص کا کوئی ثبوت نہیں، مشائخ میں سے کسی ایک نے بھی اسے پسند نہیں کیا، مانگن ہے کہ مرد کامل ایسی حرکت کرے ”حال ہاشد کہ فضل مردان آں کسے“ (کشف المحجوب صفحہ ۷۶)۔

(۱۱)۔ حضرت شیخ المشائخ حسان ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صاحبِ حضور وہ ہے کہ ہر وقت مقامِ عبودیت میں ہو اور ہر ایک واقع کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیال کرے اور تمام عبادتوں کا مقصد یہی ہے۔ جسے یہ حاصل ہے وہ جہان کا بادشاہ ہے، بلکہ جہان کا بادشاہ اس کا محتاج ہے۔

(۱۲)۔ حضرت شیخ الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر تصوف کی ماہیت سے واقف ہونا چاہتے ہو تو اپنے اوپر آسائش کا رد اذہن بند کرو۔ پھر ذاتِ حقیت کے بل پیٹ جاؤ۔ اگر تم نے یہ کام کر لیا تو سمجھو کہ بس تصوف کے عالم ہو گئے (اسرارِ حقیقی مکتوب نمبر ۱)۔

(۱۳)۔ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صوفی بننے کے لیے مقررین کے احوال سے آگاہی کافی نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ مقررین جیسا صاحبِ حال بھی بنا جائے (حوارف العارف صفحہ ۱۵۸)۔

(۱۴)۔ حضرت شیخ المشائخ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میری میت کو قبرستان لیکر چلو تو

پیدا ہوا پڑھتے جانا: مفلسا تم آمد و در کوئے تو ہنجا لہ از جمالِ روئے تو

دست بکشا جابِ زمخلی ما آفریں بدست و بر بازوئے تو

ترجمہ: ہم غریب تیرے کوپے میں آ لگے ہیں۔ اللہ کے نام پر اپنے چہرے کے حسن سے کچھ تحیرات دو۔ ہمارے بھیک مانگنے والے تھیلے کی طرف ہاتھ بڑھاؤ۔ تیرے ہاتھ اور تیرے بازو پر شاباش اور آفرین ہے۔

(۱۵)۔ حضرت شیخ اکبر مکی المدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جب طریقت کے سارے باتیں کرنا چاہتے جو عام لوگوں کے سامنے نہیں کی جاتیں تو آپ فرقہ بندی اور مالک بن دینار اور اہل بیت والوں کو بلا لیتے تھے اپنا دروازہ بند کر دیتے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر اس موضوع پر باتیں کرتے تھے مگر ہر بندہ ان باتوں کا اہل ہوتا تو آپ ایسا نہ کرتے۔ اسی طرح بخاری میں حدیث ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے دو علم سیکھے ہیں، ایک وہ ہے جسے میں بیان کرتا ہوں اور دوسرا وہ ہے کہ اگر میں بیان کروں تو میری گردن کٹ جائے۔ اور حضرت ابن عباس ؓ نے اَلَّذِي خُلِقَ مِنْ مِّنْ سُلْوَاتٍ وَمِنْ الْأَرْضِ وَمِنْ نَّارٍ يَنْتَزِلُ الْأَنْزَارُ بِتِلْكَ کے بارے میں فرمایا کہ: اگر میں اس کی تفسیر بیان کروں تو تم لوگ مجھے سنگسار کرو اور کچھ کہ یہ کافر ہے۔ اور حضرت علی بن ابی طالب ؓ نے اپنے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: آہ یہاں پر طوم بھرے پڑے ہیں، کاش مجھے کوئی سیکھنے والا ملتا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر تم لوگوں سے نماز اور روزے کی وجہ سے افضل نہیں ہوا بلکہ اس چیز کی وجہ سے آگے نکل گیا ہے جو اس کے سینے میں موجود ہے (رسائل ابن عربی صفحہ ۳۰ کتاب الفتاویٰ المشاہدہ)۔

(۱۶)۔ حضرت میر سید عبدالواحد بکرمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یاد رکھو کہ اخلاص میں سب سے زیادہ احتیاط پیدا کرنے والی چیز نماز اور روزہ ہے (سبح سائل صفحہ ۲۳۸)۔

(۱۷)۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: چند سال قبل فقیر کا طریقہ تھا کہ اگر کھانا پکا تھا تو اہل صباہ کی ادھاج پاک کو بخش دیا کرتا تھا اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ؓ و حضرت فاطمہ الزہراء ؓ رضی اللہ عنہا اور حضرات امامین رضی اللہ عنہما کو بلا لیتا تھا۔ ایک رات فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ شریف فرما رہے، فقیر نے سلام عرض کیا، بکرم آپ ﷺ فقیر کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور فقیر کی طرف سے مت پیچیر لیا۔ پھر فقیر کو فرمایا کہ میں جانک (رضی اللہ

عنها) کے گھر میں کھانا کھاتا ہوں۔ جس کسی نے مجھے طعام بھیجا ہو تو عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے گھر میں بھیج دیا کرے۔ اس وقت فقیر پر واضح ہوا کہ حضور ﷺ کی تو جہ شریف نہ فرمانے کا باعث یہ ہے کہ فقیر اس طعام میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو شریک نہ کرتا تھا۔ اس کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بلکہ تمام ازواج مطہرات کو جو سب الہیت ہیں شریک کر لیا کرتا تھا اور تمام الہیت کو اپنا دلیل بناتا تھا (مکتوبات امام دہلوی مکتوب نمبر ۳۶)۔

(۱۸)۔ امام عبدالوہاب شہرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الانوار القدسیہ میں فرمایا: لن یطلع الفریذ غلیٰ بید شیخین یعنی ایک مرید دوسرے مریدوں کے درمیان کبھی غلام نہیں پاسکتا۔

(۱۹)۔ حضرت جبرائیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرف سفر میں تھے۔ ایک شخص نے حاضر ہو کر دعوت قبول کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے انکی دعوت کو قبول نہ کرتے ہوئے فرمایا ”تم نے ہماری ہدایت کے برخلاف ذکر الہی کو چھوڑ رکھا ہے اسلئے دعوت کی قبولیت بھی نہیں۔ کیونکہ تم لوگوں سے ہماری نسبت اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی کی وجہ سے ہے۔ جب تم لوگوں نے ذکر الہی چھوڑ دیا تو ہم سے تعلق بھی توڑ دیا“ (الخصائص شریف صفحہ ۶۳)۔

(۲۰)۔ مرشد کریم حضرت قطب الاقطاب جبرائیل محمد قاسم مشوری قدس سرہ نے فرمایا: رب مہجور، قائم ساہو معبود، قلم انکی بارگاہ میں سربہجوں، کافذ کی پیشانی انکی عظمت کے اعتراف میں جھکی، معبود کی عبادت کی امانگی اور عابد کی سعادت کے حصول کے لیے جسم اور قلم کی زبان سے انکی تعریف و تحمید میں رطب اللسان رہنا شریعت اور طریقت کا اولین اصول ہے (تلیف البخاری صفحہ ۱)۔

(۲۱)۔ حضرت قبلہ سائیں علی محمد عرف میاں سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پانچ وقت نماز پڑھو، آٹھ روزہ نہ بنو (یعنی آخر میں دن صرف جمعہ کا نمازی) چار تسبیح ذکر قارہ یہ نقشہ ہے روزانہ کرو،

والہی نہ منداؤ، یہ میرے محبوب کی سنت ہے۔ سنت کے بغیر اللہ کی طرف راست نہیں ملے گا، یاد رکھو۔ نشہ نہیں کرو، اپنے بیک کی صورت کو نکاؤ اور مونچھوں پر تیل لگا کر سو جاؤ، اللہ کی قسم ساری رات بھر جاگنے والے تمہارے پیچھے ہوں گے اور تم ان سے آگے ہو گے (خطاب)۔

(۲۲)۔ حضرت علیؓ سائیں ”عمر“ المعروف پہ سائیں ڈالے مٹھا مشوری قدس سرہ نے فرمایا:
 تمام رسول اکوئی کسی کا اچھا نہیں کر سکتا، جو کسی کا اچھا کرتا ہے وہ اپنا قاتلہ کرتا ہے،
 اور کوئی کسی کا برا نہیں کر سکتا، جو کسی کا برا کرتا ہے وہ اپنا ہی برا کرتا ہے۔

(۲۳)۔ حضرت مولانا سائیں علی بخش چانڈیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: فقراء کا آپس میں ملنا اور
 ایک دوسرے کی صحبت اختیار کرنا بہت ضروری ہے، اس طرح طالبوں کے لیے راستے کھلتے ہیں،
 جن سے آگے کی منزل کی ہدایت ملتی ہے۔ صحبت کے بغیر فقیر کی مثال اس درخت کی سی ہے جسے
 پانی نہ دیا جائے اور وہ سوکھ جائے۔ اگر صحبت ملتی رہے تو طالب کا درخت پھلنا پھولنا رہتا ہے۔
 نیز فرمایا: طالب کے لیے تصور شیخ سے بڑھ کر فیض پہنچانے والی کوئی چیز نہیں۔

(۲۴)۔ حضرت قبلہ سائیں امیر بخش بحالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نفس کو پچھلے کے لیے نفی
 اثبات کا ذکر کثرت سے کرو۔

(۲۵)۔ ایک مرتبہ فقیر راقم الحروف نے حضرت قبلہ محمد شفیع عرف سائیں فطن رحمۃ اللہ علیہ سے
 عرض کیا کہ محبوب کو مٹانے کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: رونا

(۲۶)۔ حضرت قبلہ حافظ علی احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب چٹ لگتی ہے تو زخم آتا ہے، جب
 زخم آتا ہے تو درد ہوتا ہے، جب درد ہوتا ہے تو آہ نکلتی ہے، جب آہ نکلتی ہے تو درد عرش کے پار جاتی
 ہے اور مقبول ہو جاتی ہے۔

(۲۷)۔ اعلاص یہ ہے کہ کوئی کام اجر حاصل کرنے کی نیت سے نہ کرو، دنیا کو آخرت پر اور

آخرت کو خدا پر چھوڑ دو۔

- (۲۸)۔ سچا عاشق وہ ہے کہ محبوب کی جفا سے انکی محبت میں کمی نہ آئے اور محبوب کی مہربانیوں سے انکی محبت میں اضافہ ہو جائے کہ محبت محبوب کی صفات سے نہیں بلکہ انکی ذات سے کی جاتی ہے۔
- (۲۹)۔ کسی بزرگ کی زیارت کو جہاں تو ان میں اپنے ہی مرشد کو دیکھو، سوالات مت کرو، امتحان مت لو، اگر وہ پوچھیں کیسے آئے ہو تو کہو زیارت کو آیا ہوں، لیکن زیارت کا بتا کر پھر بعد میں دعا کے لیے کہنا، تعویذ مانگنا، یا کوئی سوال کرنا وغیرہ اپنے کہے پر پانی پھیرنا ہے۔

☆.....☆

سلسلہ طیبہ قادریہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ وَآلِهِ

وَ أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ آمَنَّا بِغَدَاةٍ

- ۱۔ اُمّی بزمِ سید اکرمین، رسولِ اقصیٰ، محبوبِ ربِّ المصطفیٰ، حاتمِ المصطفیٰ، شفیع المذنبین، مالکِ المرحومین، سید محمد المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
- ۲۔ اُمّی بزمِ تصحیفِ الموعودین، شمس المشرقین، المصائب، میر المومنین، سید عالم ابنِ طالب رضی اللہ عنہ۔
- ۳۔ اُمّی بزمِ شمس المشرقین، حضرت خواجہ حبیب علی قدس اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ۴۔ اُمّی بزمِ شمس المشرقین، حضرت خواجہ محمد علی قدس اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ۵۔ اُمّی بزمِ شمس المشرقین، حضرت خواجہ احمد علی قدس اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ۶۔ اُمّی بزمِ شمس المشرقین، سید عالم اکبر، حضرت خواجہ معروف کرمی قدس اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ۷۔ اُمّی بزمِ شمس المشرقین، حضرت خواجہ سبزی سقنی قدس اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ۸۔ اُمّی بزمِ شمس المشرقین، سید عالم اکبر، حضرت خواجہ جلیل الدین قدس اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۰۔ النبی کریم ﷺ حضرت خواجہ عادل شاہ گنج بخش قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۳۱۔ النبی کریم ﷺ الشیخ حضرت خواجہ سید شمس الدین محمد صالح شاہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۳۲۔ النبی کریم ﷺ الشیخ انور الحقیدہ حضرت خواجہ سید عبدالقادر عینی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۳۳۔ النبی کریم ﷺ الشیخ سراج الدین عظیم حضرت خواجہ سید محمد باشا، حمید عینی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۳۴۔ النبی کریم ﷺ الشیخ فی الدین ابوہ حضرت سید سائیں سید محمد راشد مدظلہ العالی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۳۵۔ النبی کریم ﷺ الشیخ حضرت سائیں محمد عینی شاہ راشدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۳۶۔ النبی کریم ﷺ الشیخ سائیں رشید الدین شاہ راشدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۳۷۔ النبی کریم ﷺ الشیخ فیض آباد حضرت سائیں سید امام الدین شاہ راشدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۳۸۔ النبی کریم ﷺ الشیخ لقب القاب، افتخار السیر حضرت سائیں محمد عامر مدظلہ العالی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۳۹۔ النبی کریم ﷺ الشیخ حضرت آغا سائیں "محمد" عرف سائیں تالے خواجہ مدظلہ العالی سرہ۔

۴۰۔ المحتفل بالباب الشاہ عظیم بشارت السلسلہ بالتحفہ غلام رسول القاسمی۔

سلسلہ طیبہ نقشبندیہ

۱۔ النبی کریم ﷺ سید اکبر الدین، رسول القسین، محبوب رب العالمین، خاتم النبیین، صلوات اللہ علیہ اجمعین، دار الفکر، المکرم

سید محمد المصطفیٰ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

۲۔ النبی کریم ﷺ سید ابوالخسین، امام احمد فیض سیدہ حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۔ النبی کریم ﷺ الشیخ حضرت سیدہ سلطانہ قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۔ النبی کریم ﷺ الشیخ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵۔ النبی کریم ﷺ امام ابوالخسین، الشیخ حضرت امام غفر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۶۔ النبی کریم ﷺ سلطان احمد فیض الشیخ حضرت خواجہ بابزید بسطامی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۷۔ النبی کریم ﷺ الشیخ حضرت ابوالحسن ارقانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۸۔ النبی کریم ﷺ الشیخ حضرت خواجہ ابوعلی غازی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۹۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ ابو یعقوب ہشت ہراتی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۱۰۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ مہدی القاسمی مجددی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۱۱۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ عارف دہلوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۱۲۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ محمود الخیر نعمتی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۱۳۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح فتح علی رامپنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۱۴۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ محمد باا سانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۱۵۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ سید امیر کمال قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۱۶۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ بہاء الحق خالدی الشہرہ القصبہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۱۷۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ یعقوب چٹانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۱۸۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ عبید اللہ احمدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۱۹۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ محمد امجد آبادی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۲۰۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ دود بخش محمدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۲۱۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ غوثی انصاری قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۲۲۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت عارف بہاء حضرت خواجہ محمد باقی بابا قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۲۳۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ شیخ احمد دہلوی سرحدی السلب بھمداد جانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۲۴۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ سید آدم غوری قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۲۵۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ فتح سیدی دہلوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۲۶۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ طاقی ابوب قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۲۷۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح حضرت خواجہ محمد جمال اللہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۲۸۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح زبدۃ العارضین مفتی امین حسین حضرت محمد امجد میل پرچین لونی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۲۹۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح سراج المصطفین حضرت خواجہ سید محمد شاہ شہید مہتممی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۳۰۔ الٰہی ہرمت فتح الشارح مفتی ابراہیم علیہ السلام حضرت سیدہ سائیں سیدہ محمد اشرفیہ دہلوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۳۱۔ النبی بحرمۃ شیخ الشارح حضرت جبرائیل علیہ السلام شاہ راشدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۳۲۔ النبی بحرمۃ شیخ الشارح جبرائیل علیہ السلام شاہ راشدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۳۳۔ النبی بحرمۃ شیخ الشارح فیض آباد حضرت جبرائیل علیہ السلام شاہ راشدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔

۳۴۔ النبی بحرمۃ شیخ الشارح قطب قطب القادری حضرت جبرائیل علیہ السلام شاہ راشدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

۳۵۔ النبی بحرمۃ شیخ الشارح حضرت علی راہی "محمد" عرفہ ماہی نالے شاہ راشدی قدس سرہ

۳۶۔ النبی بحرمۃ شیخ الشارح سلسلہ "مختصر غلام رسول القاسمی"۔

جس قدر ہونے کا ہے سلسلہ کے مشائخ علیہم الرضوان کی خدمت میں روزِ ادا یہ سالِ ثواب کی کوشش کریں۔ سلسلہ عالیہ کوچہ حران مقدس مستویں کے وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگیں، انشاء اللہ قبول ہو گی۔
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَارَكْنَا فِيهِ الْغَالِبِينَ الْوَحْدَنُ الْوَحْدَنُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مَا لَكَ بِقَوْمِ الدِّينِ
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ آمِينَ

وَمَا عَلَّمْنَا إِلَّا الْإِنْسَانَ